دارالافتاء

بزناس یا دین و دنیا کا ناس

توجہ فرمائیے

☆

﴿ حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب ﴾

کچھ عرصہ سے بزناس (Biznas) کے نام سے ایک کمپنی کام کر رہی ہے۔ کراچی اور اسلام آباد کے بعد اس نے لاہور میں زور پکڑا ہے۔ یہ کمپنی انٹرنیٹ (Internet) پر کام کرتی ہے اور ستر ڈالر کی فیس کے عوض ممبر کو کمپیوٹر کے کچھ کورس اور ویب سائیٹ کی پیش کش کی جاتی ہے۔ اس حد تک تو معاملہ بظاہر ٹھیک نظر آتا ہے کیونکہ جس کو پیش کش سے فائدہ اُٹھانے میں دلچسپی ہوگی وہ فیس دے تو معاملہ جائز ہے۔

لیکن اس کمپنی کے کام کے پھیلاؤ کا راز اس کے کام کے دوسرے رخ کی وجہ سے ہے۔ وہ رخ یہ ہے کہ ستر ڈالر کی فیس دے کر بننے والے ممبر کو کمپنی آگے کمائی کرنے کی پیش کش کرتی ہے۔ جس کے مطابق اگر یہ ممبر براہ راست اور بلاواسطہ دو مزید ممبر بنائے اور ان دونوں میں سے ہر ایک آگے مزید دو دو ممبر بنائے یہاں تک کہ بالآخر کم از کم نو ممبر بن جائیں تو کمپنی پہلے ممبر کو اپنی کمائی میں حصہ دار بنا لیتی ہے۔

پہلا ممبر زید

بکر خالد

عمر عثمان حامد شاہد

غالب طالب ثاقب

دائیں طرف تین ممبر اور بائیں طرف چھ ممبر ہوئے۔

کمپنی والے کہتے ہیں کہ کل ممبر جب مثلاً چودہ ہو جائیں گے تو کمپنی آپ کو پچاس ڈالر دے گی اور جب کل تیس ہو جائیں تو وہ آپ کو سوڈالر دے گی۔ بلاواسطہ مزید ممبر بنانے پر وہ آپ کو پانچ ڈالر فی کس اور دے گی۔

حکم :

یہ کاروبار مکمل طور پر ناجائز ہے جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اگر چہ یہ دلالی کی صورت ہے لیکن اس میں دلالی کی شرائط مفقود ہیں۔ دلال (Broker) کو اپنی محنت پر دلالی ملتی ہے لیکن بزناس کے گورکھ دھندے میں اپنی محنت پر اولاً تو کوئی اُجرت نہیں ملتی اور اگر اُجرت ملتی ہے تو دوسرے کی محنت کی شرط پر۔ مثلاً اوپر دیے گئے نقشے کے مطابق زید نے اپنی محنت سے دو ممبر بنائے یعنی بکر اور خالد لیکن فقط اس محنت پر جو کہ زید کی اپنی محنت ہے زید کو کوئی اُجرت و کمیشن نہیں ملتی اگر زید آگے مزید محنت نہ کرے اور صرف بکر اور خالد محنت کریں اور ممبر بنائیں اور وہ بھی آگے ممبر بنائیں یہاں تک کہ دیئے گئے نقشہ کے مطابق کم از کم نو ممبر بن جائیں تب زید کو کمیشن ملے گا جو کہ تمام ممبران کے عدد کے تناسب سے ہوگا۔ اور اگر بکر اور خالد بھی آگے محنت نہ کریں اور ممبر سازی کا سلسلہ آگے نہ چلے تو زید کو اپنی محنت پر بھی کچھ نہ ملے گا۔ حاصل یہ ہے کہ اس معاملہ میں مندرجہ ذیل خرابیاں ہیں :

(۱) زید کی اپنی محنت کی اُجرت اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ آگے سات ممبر اور بنیں اور وہ بھی وہ سات ممبر جو دوسروں نے بنائے ہوں۔ اُجرت کو اس طرح کی شرط کے ساتھ مشروط کرنے سے خود معاملہ فاسد اور ناجائز ہو جاتا ہے۔

(۲) زید دو ممبر بنانے کے بعد بالکل محنت نہ کرے۔ بنائے ہوئے ممبر آگے محنت کریں اور یہ سلسلہ دراز ہوتا چلا جائے تو دوسروں کی محنت کے معاوضہ میں زید بھی شریک ہوتا ہے۔ اس لیے کمپنی چودہ ممبر پورے ہونے پر زید کو پچاس ڈالر دیتی ہے اور تیس ممبر مکمل ہونے پر زید کو سوڈالر دیتی ہے۔ یہ بھی ناجائز ہے اور حرام ہے۔

عام طور پر یہ مغالطہ دیا جاتا ہے کہ آگے جو ممبر بنے آخر ان کی بنیاد زید ہی کی تو محنت تھی۔ اگر وہ بکر اور خالد کو ممبر نہ بناتا تو آگے سلسلہ کیسے چلتا۔ علاوہ ازیں زید اب بھی دوسروں کو محنت کی ترغیب تو دیتا ہے۔ اس مغالطہ کا جواب یہ ہے کہ محض محنت کی ترغیب دینا تو خود محنت نہیں ہے جس کا عوض ہو الّا یہ کہ کسی کو اس کام پر ملازم رکھ لیا جائے۔ دوسرے کو کام کرنے کی ترغیب دینے کو دلالی نہیں کہتے۔ اس لیے زید صرف اپنی محنت پر عوض کا حقدار ہو سکتا ہے۔ اس کی بنیاد پر آگے جو دوسرے لوگ کام کریں ان کے محنتانہ میں شریک نہیں ہو سکتا۔

تنبیہ : شریعت کا ضابطہ ہے کہ **الامور بمقاصدھا** یعنی کاموں اور معاملات کا دارومدار مقاصد پر ہوتا ہے۔ جب ہم بزناس (Biznas) کمپنی کے کام کی نوعیت کو دیکھتے ہیں تو اس کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ حصہ جس کو

وہ اپنی Products کہتے ہیں یعنی کمپیوٹر کے ٹریننگ کورس اور ویب سائیٹ کی فراہمی ۔دوسرا وہ حصہ جس کو وہ Marketing کہتے ہیں یعنی آگے ممبر بنانا اوراس پر اپنے ممبروں کواپنی آمدنی میں شریک کرنا۔ان دوحصوں میں سے کمپنی کا جواصل مقصود ہے وہ اس کی Marketing یعنی ممبر سازی کا حصہ ہے اور Products کا حصہ تو محض یہ دکھانے کے لیے ہے کہ وہ فی الواقع تجارتی بنیادوں پر کام کررہی ہے۔ہمارے اس دعوے پر یہ مشاہدہ کافی دلیل ہے کہ اس کمپنی کے جولوگ ممبر بن رہے ہیں ان میں سے اکثریت کے پاس تو اپنے کمپیوٹر بھی نہیں ہیں اوران کو کمپیوٹر کی الف ب سے بھی کوئی واقفیت نہیں ہے اور نہ ہی کسی کمپیوٹر کورس یا ویب سائیٹ سے ان کو کوئی دلچسپی ہے یا اس سے ان کا کوئی بھی مفاد وابستہ ہے۔غرض کمپنی کا اصل مقصد تو مارکیٹنگ (Marketing) ہے اوراس کے طریقہ کار کے بارے میں ہم وضاحت سے بتا چکے کہ وہ سرے سے ناجائز اور حرام ہے اور اصل بات یہ ہے کہ یہ کوئی انوکھی چیز نہیں ہے ۔اس سے ملتے جلتے طریقے پہلے بھی چلائے گئے اور چلائے بھی جا رہے ہیں یہ سب درحقیقت لوٹ کھسوٹ کے طریقے ہیں البتہ حکمت یہ اختیار کی ہے کہ لوٹ کھسوٹ میں دوسروں کو بھی شریک کرلو تا کہ اصل جرم لوگوں کی نظروں میں نہ آئے بلکہ وہ خود مال کے لالچ میں زیادہ سے زیادہ لوٹ کھسوٹ کروائیں۔